بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے فخر کا سبب صرف ایک

یعنی

ایمان باللہ العظیم ۔ وطن و زبان نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی: اللہ تبارک وتعالے .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی: اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی: اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبت صرف ایک یعنی: اللہ تعالے سے تعلق .. دُنیوی تعلقات نہیں

وجہِ افتخار صرف ایک یعنی: ایمانٌ باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

جماعت المسلمین

مرکز جماعت المسلمین کھوکھراپار ۲½ ملیر کراچی
دفتر: B-6 بیت الفرقان SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال کراچی

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے فخر کا سبب
صرف ایک - یعنی ایمان

فخر کے اسباب بہت سے ہو سکتے ہیں، مثلاً نسب، وطن، زبان، قابلیت، طاقت، سیاست، اقتدار، حسن۔ لیکن فخر کے یہ تمام اسباب فانی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی آخرت میں کام آنے والا نہیں، آخرت میں کام آنے والی چیز صرف ایمان ہے، یہ ہی وہ چیز ہے جس پر ایک مسلم کو فخر کرنا چاہیے۔ اس کی بنیاد پر معاشرے کی تشکیل کرنی چاہیے، اسی کی بنیاد پر محبتوں کو استوار کرنا چاہیے۔ عزت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ عزوجل۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾

بے شک اللہ ہی تمام عزتوں کا مالک ہے۔

(سُوْرَةُ النِّسَآءِ: ۴، آیت: ۱۳۹)

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ کے بمصداق اللہ ہی عزت دیتا ہے اللہ ہی ذلت دیتا ہے۔ اگر ہمارا اللہ تعالیٰ پر واقعی ایمان ہے تو یقیناً وہ ہمیں عزت دے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ

(سُوْرَةُ فَاطِرٍ: ۳۵، آیت: ۱۰)

جو شخص عزت کا طلب گار ہے تو عزت تو سب اللہ کے لیے ہے (وہ جس کو چاہے گا عزت دے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

(سُوْرَةُ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ: ۶۳، آیت: ۸)

عزت تو اللہ کے لیے ہے اُس کے رسول کے لیے ہے اور مومنین کے لیے ہے۔

آیت بالا سے واضح ہوا کہ ایمان ہی درحقیقت عزت ہے، لہذا قابل فخر چیز صرف ایمان ہی ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ۭ

ہم نے تمہیں امت وسط بنایا،

(سُوْرَةُ الْبَقَرَة: ۲، آیت: ۱۴۳)

اے ایمان والو! ایمان ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین امت کا خطاب دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔
(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن : ۳، آیت : ۱۱۰)

(اے ایمان والو!) تم بہترین امت ہو تمہیں لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم (لوگوں کو) نیک کام کا حکم دیتے ہو، بُرے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو،

اے ایمان والو! یہ ایمان ہی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے،

هُوَ اجْتَبٰكُمْ (سُوْرَۃُ الْحَجِّ : ۲۲، آیت : ۷۸)

تم کو (اقوامِ عالم میں) منتخب کیا (اور قیادت کی ذمہ داریاں تمہارے سپرد کیں)

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا، (سُوْرَۃُ فَاطِرٍ : ۳۵، آیت : ۳۲)

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔

اے ایمان والو! تمہیں اپنے ایمان پر بجا طور پر فخر ہو سکتا ہے، اس لیے کہ اس ایمان ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نظرِ انتخاب تم پر پڑی اور تمہیں اقوامِ عالم کا قائد بنا دیا تمہیں میں وہ اعزاز بخشا کہ دوسرے لوگ تمہارے غلام کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ، (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: ۲، آیت : ۲۲۱)

مشرک مرد سے تو مومن غلام بہتر ہے اگرچہ وہ مشرک مرد تمہیں اچھا ہی کیوں نہ معلوم ہو،

اے ایمان والو! اسی ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی نعمت سے سرفراز فرمایا۔

ارشادِ باری ہے:

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ،
(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: ۲، آیت : ۲۳۱)

اللہ کی نعمت کو جو اُس نے تم پر کی ہے اور کتاب و حکمت کی جو باتیں تم پر نازل کی ہیں انہیں یاد کرو،

ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا، (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: ۲، آیت : ۲۶۹)

جس کو حکمت و دانائی مل گئی تو اس کو خیر کثیر مل گئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب و حکمت کا نزول اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے مقابلے میں تمام نعمتیں ہیچ ہیں۔ اے ایمان والو! یہ نعمت بھی تمہیں ایمان ہی کی بدولت ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۷ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ (سُوْرَةُ يُوْنُس: ۱۰، آیت: ۵۷ تا ۵۸)

اے لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، امراض قلب کے لیے شفا (تم سب کے لیے) ہدایت اور مومنین کے لیے رحمت آچکی ہے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجیے اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے (یہ کتاب ان کے پاس آگئی ہے) تو (اب اس کے آنے سے) انہیں خوش ہونا چاہیے (اور اے رسول) جو کچھ (مال و دولت) یہ جمع کر رہے ہیں یہ کتاب اس سے (بدرجہا) بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ایمان والوں کو ملی ہے، لہٰذا ایمان ہی وہ چیز ہے جس پر فخر کا دارومدار ہے۔ اے ایمان والو! یہ ایمان ہی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ تمہارا دوست بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا،

(سُوْرَةُ الْبَقَرَة: ۲، آیت: ۲۵۷)

ایمان والوں کا دوست اللہ ہے،

ایمان ہی غلبے کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹

(سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن: ۳، آیت: ۱۳۹)

اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝۱۴۱ (سُوْرَةُ النِّسَآء: ۴، آیت: ۱۴۱)

اللہ کافروں کو مومنین پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔

ایمان ہی فضل الٰہی کا باعث ہے، ارشادِ باری ہے:

وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۵۲

(سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن: ۳، آیت: ۱۵۲)

اللہ مومنین پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

ایمان ہی احساس برتری پیدا کرتا ہے،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ،

(سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ: ۵، آیت : ۵۱)

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو شخص ان کو دوست بنائے گا اس کا شمار ان ہی میں سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾

(سُوْرَةُ التَّوْبَةِ : ۹، آیت : ۲۹)

(اے ایمان والو) اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو اللہ اور اُس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے اس وقت تک لڑو جب تک وہ ماتحت بن کر اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ ادا کریں۔

یہ ہے مومنین کی شان! مومنین کو برتر ہونا چاہیے نہ کہ ماتحت مومنین کو احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ احساس کمتری سے انسان اپنی امتیازی شان کھو دیتا ہے۔ اسلامی چیزوں کو حقیر سمجھنے لگتا دوسروں کی چیزوں کو اختیار کرتا ہے، یہ چیز آخر کفر کی نہیں تو اور کس چیز کی غماز ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

(ابوداؤد، حديث : 4031، صححه العراقي۔ بلوغ الامانی ۱۲۱/۶ ۔ والمعجم الأوسط للطبراني ۔ حديث : 8327، ومسند البزار، جزء 7 صفحه 368، حديث:2966)

جس نے کسی دوسری قوم کی مشابہت کی تو وہ ان ہی میں شمار ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین میں مزید احساس برتری پیدا کرتے ہوئے فرمایا:

لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ،

(صحيح مسلم حديث:2167/ 5661)

یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں ابتدا نہ کرو اور جب تم راہ میں ان میں سے کسی سے ملو تو اسے تنگ راستے پر چلنے کے لیے مجبور کرو۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو مومنین میں احساسِ برتری پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن آج کل کے لوگ احساس کمتری میں مبتلا ہو کر دوسروں کی نقالی پر فخر کرتے ہیں۔ افسوس! کیا یہی شانِ ایمان ہے۔

ایک مومن کو کافر کے مقابلے میں اپنے ایمان پر فخر کرنا چاہیے، لیکن ایک مومن کو دوسرے مومن پر فخر کرنے کے لیے کوئی بنیاد نہیں۔ اس سلسلے میں لوگوں نے جو بنیادیں رکھی ہیں مثلاً نسب، وطن، زبان وغیرہ یہ سب سراسر غیر اسلامی ہیں۔

نسب پر فخر کرنا لغو ہے، نسب آخرت میں کام نہیں آئے گا۔ اہل کتاب اسی فخر میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: ۲، آیت : ۱۳۴ و ۱۴۱)

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی، ان کے لیے ان کے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال، ان کے اعمال کے متعلق تم سے باز پرس نہیں ہوگی۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ

(سُوْرَۃُ المُؤْمِنُوْن: ۲۳، آیت : ۱۰۱)

اس دن نسب کام نہیں آئیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمُسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طُفَّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا۔ (احمد، حدیث: 17583 / 16806 / 17446 / 9739) {احمد بلوغ الامانی ۱۹/۲۲۹ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ، 3 / 1375: 4910)، شعب الایمان البیہقی: 5146 / 4783)، والمعجم الکبیر للطبرانی، جزء 17 صفحہ 295، حدیث: 814)

یہ نسب ایسے نہیں کہ ان کی وجہ سے کسی کو بُرا کہا جائے، تم سب اولادِ آدمؑ ہو (تم سب آپس میں ایسے ہو جیسے ایک صاع دوسرے صاع کے مقابلے میں ہوتا ہے (کیا) تم اسے بھرتے نہیں ہو (کیا ایک صاع دوسرے صاع سے برتر ہوتا ہے، نہیں بس اسی طرح) کسی کو کسی پر بزرگی نہیں ہے مگر دین اور تقوے کی وجہ سے۔ آدمی میں یہی بُرائی کافی ہے کہ وہ زبان دراز ہو، فحش بکنے والا ہو اور بخیل ہو (اخلاقی برائی در حقیقت بُرائی ہے۔ نسب کی بُرائی کوئی حقیقت نہیں رکھتی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ وَّ اُنۡثٰى وَ جَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ ﴿۱۳﴾ (سُوۡرَةُ الحُجُرٰتِ : ۴۹، آیت : ۱۳)

اے لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو (لیکن) اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے، بے شک اللہ جاننے والا اور باخبر ہے۔

وطن پر فخر کرنا بھی غیر اسلامی چیز ہے۔ وطن زمین کا ایک حصہ ہوتا ہے، انسانی پیدائش کے لحاظ سے زمین کے ایک حصے کو دوسرے حصے پر کوئی فضیلت نہیں، جغرافیائی لحاظ سے کسی زمین کا بہتر ہونا یا دینی لحاظ سے کسی زمین کا باحرمت ہونا اور بات ہے لیکن کسی بہتر زمین یا باحرمت زمین میں پیدا ہونے سے کسی انسان کو کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ مدینہ منورہ کی حرمت سے کس کو انکار ہے، لیکن منافقین وہیں کی پیداوار ہیں۔ مدینہ منورہ کے مشرقی علاقے مثلاً عراق وغیرہ سے بموجب حدیث نبویؐ فتنے اٹھے لیکن اسی عراق کی سرزمین میں بہت سے اہل اللہ بھی پیدا ہوئے۔

وطن کی محبت نہ ایمان کا کوئی جزء ہے نہ اس سلسلے میں کوئی حدیث وارد ہوئی ہے۔ اسلام عالمگیر اخوت کا درس دیتا ہے **مسلم** قوم بس ایک قوم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمۡ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۵۲﴾

(سُوۡرَةُ المُؤۡمِنُوۡن: ۲۳، آیت : ۵۲)

اور (اے لوگو) یہ تمہاری جماعت بلاشبہ ایک ہی جماعت ہے (تم فرقے فرقے نہ بن جانا) میں تمہارا (واحد) رب ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ ایک ہے تو اُس کی جماعت بھی ایک ہی ہونی چاہیے یہ ہے وحدتِ ملت کا وہ سبق جس کو ہم بالکل بھول گئے۔ اپنے ملک اور اپنی قوم پر فخر کرنے لگے، پہلے ملکی بعد میں مسلم بننے پر ناز کیا جانے لگا،

کافروں کی نقالی میں ہمارے ہاں بھی مادرِ وطن نے جنم لیا، وطن کی خاطر مرنے اور جینے کا رجحان پیدا ہوا۔ اپنی مادری زبان پر فخر کرنا اور اس کی خاطر جھگڑنا اسلامی شیوہ نہیں، اسلام اس قسم کے جاہلانہ تصورات کو ملیامیٹ کرتا ہے۔ یہ تصورات تعصّبات کو جنم دیتے ہیں۔ اس سے مسلمین کی قوت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ ہمیں صرف اس زبان سے محبت ہونی چاہیے جس میں اللہ نے اپنا آخری قانون نازل کیا، باقی تمام زبانیں ہمارے لیے برابر ہونی چاہیں۔

مسلمین میں ملکی یا سیاسی، نسلی یا قومی، لسانی یا ثقافتی حدود قائم کرنا اسلامی اصول کو مسخ کر دینے کے مترادف

ہے، وطن پرستی سے اسلامی معاشرے کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ وحدت ملت کا سبق قصہ پارینہ بن جاتا جتنے ملک اتنی ہی قومیں وجود میں آتی ہیں۔ امت مسلمہ عصبیت کا شکار ہوجاتی ہے۔ اتفاق واتحاد کا زریں اصول ختم ہوکر رہ جاتا ہے۔ یہ قومیں آپس میں لڑلڑ کر اپنی قوت کو خود ہی پارہ پارہ کرلیتی ہیں مشترک دشمن کے مقابلے میں بھی متحد نہیں ہوتیں۔ اگر ہوتی ہیں تو خلوص مفقود ہوتا ہے، ایک مسلم ملک پر مصیبت آتی ہے تو دوسرا مسلم ملک تماشہ دیکھتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ وہ رہتا ہے اور نہ یہ۔ کسی ملک کی حفاظت محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اسلام کی بقا کی خاطر صرف اسی ملک کے مسلمین پر ہی فرض نہیں بلکہ دنیا کے تمام مسلمین پر فرض ہے۔ لیکن کتنے مسلم ہیں جن کو اس بات کا احساس ہے۔

دینی فرقوں نے ہی کچھ کم نقصان نہیں پہنچایا تھا، جو کسر رہ گئی تھی وہ ان وطنی اور ملکی فرقوں نے پوری کردی، اللہ کا رشتہ کالعدم ہوگیا، اللہ کی محبت کی جگہ وطن کی محبت نے لے لی، وطن کا بُت دل ودماغ پر چھا گیا مسلم عنقا ہوگئے، اسلام ختم ہوتا جارہا ہے۔ إِنَّالِلّٰهِ وَإِنَّاإِلَيْهِرَاجِعُونَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ اَقْوَامًا

(صحیح مسلم حدیث :1897/817)
و(حدیث :4788/1848)

بے شک اللہ اس کتاب کے ذریعے قوموں کو رفعت وسربلندی عطا فرمائے گا۔

مسلمین کو تو اس کتاب مبین کے ملنے پر فخر کرنا چاہیے جس کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سربلندی کی ضمانت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْا اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ۔ (صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الأمر بلزوم الجماعة، (حدیث : 1848/4786)

جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے (یعنی بے سوچ سمجھے اپنی قوم کی حمایت کرے) یعنی قوم کے لیے غضب میں آئے یا عصبیت کی دعوت دے یا عصبیت میں اپنی قوم کی مدد کرے پھر وہ قتل ہوجائے تو اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہوگا، ایسا شخص میری امت میں سے نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد بابرکت میں ایک مہاجر اور ایک انصاری (لڑکوں) میں کچھ جھگڑا ہو

گیا، انصاری نے انصار کو آواز دی مہاجر نے مہاجرین کو آواز دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے سنا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا **مَا بَالُ دَعْوَی اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ** یہ اہلِ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا، آپ نے فرمایا:

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، (حدیث : 3518 / 3330)، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة، (حدیث: 2584 / 6583)

اس (قسم کی پکار) کو چھوڑ دو، یہ خبیث پکار ہے۔

مہاجر اور انصار کتنے اچھے القاب ہیں لیکن جب ان القاب کو مسلمین میں تفریق پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا جائے تو ان القاب کا ترک کرنا ضروری ہے۔ ایسے موقع پر ان القاب سے پکارنا خبیث کام ہے، یہ ایام جاہلیت یعنی کافروں کا شعار ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ افسوس کہ لوگوں نے بہت سے گھٹیا القاب اور فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے آپ کو منسوب کر کے آپس میں تفریق پیدا کر لی، آئے دن کے جھگڑے ان ہی ناموں کے شاخسانے ہیں۔ کاش یہ لوگ غور کریں اور اپنا صرف ایک نام رکھ لیں یعنی مسلم یہ ہی اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنِ ادَّعٰی دَعْوَی الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهٗ مِنْ جُثٰی جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِیْ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ (رواہ الترمذي في ابواب الامثال وصححه (حديث : 2863 / 3079)، وصححه، وصحيح ابن حبّان (حديث : 6233 / 6200 / 1145)، ومسند ابو يعلى (حديث : 1571 / 1568)

جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ، اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ لہٰذا مسلمین کو ان ہی القاب سے پکارو جن القاب سے اللہ نے، جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے، پکارا ہے یعنی مومنین، اللہ کے بندے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر 9 ذوالحجہ ۱۰ھ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى اَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى ۔ (رواہ احمد، حديث : 23885 / 22395 /

اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے، خبردار ہو جاؤ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے، نہ گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر کوئی فضیلت ہے، فضیلت صرف تقوے کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

4568/23489)، ورجاله رجال صحيح بلوغ الامانی جزء ۱۲ صفحه۲۲۶ وسنده صحيح ، شعب الإيمان (حديث : 5137/ 4774)، ومسند ابن المبارك (حديث : 239 / 254)

مندرجہ بالا آیات اور احادیث سے ثابت ہوا کہ ایمان ہی ہے جس پر فخر کیا جائے۔ ایمان ہی عزت دیتا ہے، ایمان ہی باعث نجات ہے، ایمان ہی سے اللہ کی محبت اور نصرت حاصل ہوتی ہے، ایمان کا نتیجہ غلبہ ہے، احساس برتری ہے، ایمان ہی سے سربلندی اور سرفرازی ملتی ہے، ملک، وطن یا زبان سے عزت حاصل نہیں ہوتی۔ لہذا اے مسلمو! اپنے ملک، وطن اور نسب پر فخر کرنا چھوڑ دیجیے۔ دوسرے کے وطن کو بُرا نہ کہیے۔ اگر آپ کے سامنے کوئی آپ کے وطن کو بُرا کہے تو آپ کو ملال نہ ہو، آپ کے دل کے کسی کونے میں یہ خیال باقی نہ رہے کہ آپ کا وطن، زمین کے دوسرے قطعات یا طبقات سے بہتر ہے اور نہ آپ کے دل میں وطن کی کوئی محبت ہو۔ یہ تصورات ذہن سے نکال کر پھینک دیجیے آپ کے نزدیک پوری دنیا یکساں ہو جائے اسی طرح نسب اور مادری زبان کے متعلق بھی اپنی اصلاح کر لیجیے۔ آپ ہی سوچیئے! اگر آپ کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوتے تو کیا وہ آپ کے موجودہ وطن سے زیادہ عزیز نہ ہوتا کیا آپ کو اس وقت اس ملک کی زبان عزیز نہ ہوتی۔ اگر آپ کو اپنا وطن یا زبان زیادہ عزیز ہے تو کیا دوسرے کو اپنا ملک اور زبان زیادہ عزیز نہیں، اگر ہے اور یقیناً ہے تو کیا یہ ترقی کرنے کی باتیں ہیں، کیا ایسے جذبات سے آپس میں تصادم نہیں ہوگا، کیا یہ ہی اسلام ہے؟ ہر شخص اپنے وطن اور زبان کو اچھا سمجھتا ہے تو آخر وہ کیا معیار ہے جس کی بنیاد پر کسی کے وطن اور زبان کو دوسرے کے وطن اور زبان پر ترجیح دی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُ كُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ. (صحيح بخاری، كتاب الإيمان، (حديث : 13، وصحيح مسلم حديث: 45/170)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ ہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

اگر آپ واقعی مومن بننا چاہتے ہیں تو اپنے مسلم بھائی کی خیر خواہی کیجیے خواہ وہ کہیں کا رہنے والا ہو، ایک دوسرے پر کسی قسم کے فخر کا اظہار نہ کیجیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ ، وَلَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ ، (صحيح مسلم ، حديث : 7210/2865)

اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ انکساری کو شیوہ بناؤ

یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔

اے مسلمو! جب سے تم میں قوم پرستی اور وطن پرستی آئی جب ہی سے تم ذلیل ہوئے اور اگر اب بھی تمہیں ہوش نہیں آیا تو معلوم نہیں اور کتنا ذلیل و خوار ہو گے۔ اُٹھو! وطن پرستی اور قوم پرستی کی جڑیں اکھاڑ کر پھینک دو، اور مسلم بنو اور ”مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا“ کی صدائیں بلند کرو۔

جماعت المسلمین کی دعوت یہی ہے کہ آیئے اور سب مل کر ایک ہو جایئے۔ وطن اور زبان کی تفریق مٹا دیجیے۔ اور اپنے ایمان پر فخر کیجیے اور کسی چیز پر نہیں اور اس ایمان کو بھی اپنا ذاتی شرف نہ سمجھیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھیے اُس کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے ایمان کی دولت عطا فرمائی ہر مسلم کو خواہ وہ کہیں کا رہنے والا ہو اپنا بھائی سمجھیے، اس کے نقصان کو اپنا نقصان سمجھیے، اس کے لیے وہ ہی چیز پسند کیجیے جو آپ اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔ اگر آپ جماعت کی دعوت سے متفق ہیں تو جماعت کے ساتھ تعاون فرمایئے۔

؎ ان تازہ الہوں میں بڑا سب سے وطن ہے جو پیرہن اس کا ہے وہ ملت کا کفن ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اور اُس کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و سلّم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦

اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔

(سُوْرَۃُ یُوْسُفَ : ۱۲، آیت : ۱۰۶)

خاتم الانبیآء و المرسلین، امام الانبیآء، رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانِ حق :

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ. فَقُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا.....

جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا، (حذیفہؓ نے) پوچھا: اگر جماعت اور اس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ (آپؐ نے) فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیٰحدہ رہنا....

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 6673/7084 وصحیح مسلم حدیث نمبر 1847/4784)

مرکز : مسجد المسلمین، کھوکھرا پار $2\frac{1}{2}$ ملیر ٹاؤن، کراچی۔

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال،
مین یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

www.aljamaat.org